قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 19 مئی 2021ء | 06 شوال 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:118

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(البقرۃ: 128)

ترجمہ:۔ اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی۔ یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

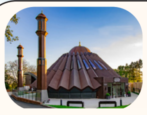

فرمانِ خلیفۂ وقت

’’جماعت احمدیہ کی مساجد کا شمار اُن مساجد میں نہیں ہوتا جو وقتی جوش اور جذبے کے تحت بنادی جاتی ہیں اور صرف مسجدوں کی ظاہری خوبصورتی کی طرف توجہ ہوتی ہے نہ کہ اس کے باطنی اور اندرونی حسن کی طرف۔ ہماری مساجد وہ نہیں ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی مساجد کا حُسن ان کے نمازیوں سے ہوتا ہے، اس میں عبادت کے لئے آنے والے لوگوں سے ہوتا ہے۔ ہماری مساجد کی بنیادیں تو ان دعاؤں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں۔ احمدی وہ لوگ نہیں ہیں جو بظاہر ایمان کی حرارت والے کہلاتے ہیں لیکن ان کے دل برسوں میں نمازی نہیں ہوتے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا ان کو تو ایمان کی حرارت کا اِدراک بھی نہیں ہے۔ پتہ ہی نہیں کہ ایمان کی حرارت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ایمان کو سطحی طور پر دیکھتے ہیں، سطحی طور پر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو کیا پتہ کہ ایمان کی حرارت کیا ہوتی ہے۔ پس یہ اعزاز جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ملا ہے، اس کو قائم رکھنے کے لئے اپنے ایمانوں پر نظر رکھیں اور اپنی مسجد کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کو پیش نظر رکھیں تب ہی آپ ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو گو آخرین میں ہیں لیکن پہلوں سے ملنے والے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 10 جون 2005ء)

اس شمارہ میں

- وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں (منظوم)
- درازی عمر کا راز
- برکینا فاسو میں اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد
- رپورٹ بابت نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ سینیگال 2021

فرمانِ رسول ﷺ

مسجد کی غرض

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔‘‘

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب العلم۔ الفصل الثالث روایت نمبر 276)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو ہماری اس مسجد میں اس نیّت سے داخل ہو گا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہو گا۔ اور جو مسجد میں کسی اور نیّت سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو کسی ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہوسکتی۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 350۔ مطبوعہ بیروت)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

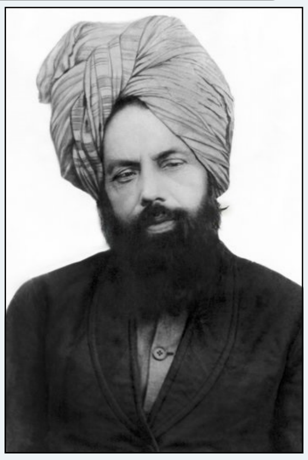

مساجد کی اصل زینت

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیّت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93 ایڈیشن 1988ء)

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجدِ ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

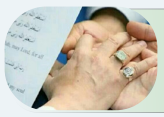

پہلی خلافتِ راشدہ کا تسلسل تبھی ٹوٹا تھا کہ مسلمان اطاعت سے باہر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اطاعت ہے یہ تمہارے لئے ضروری ہے۔ وَاِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَھۡتَدُوۡا۔ کہ اگر تم اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور ہدایت پاتے رہو گے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت سے متعلق احکام دیئے جو آیتِ استخلاف میں درج ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا اُن لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ ہے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجا لائے۔ ایمان اور عمل صالح کا معیار جو ہے وہ پہلی آیت میں بیان فرما دیا کہ کامل اطاعت کا جُوٴا اپنی گردن پر رکھو، تبھی حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ کامل اطاعت کا جُوٴا اپنی گردن پر رکھ کر تبھی نیک اعمال بجا لانے کی طرف بڑھنے والے ہو گے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہو جائے گا تو پھر خلافت کی نعمت سے فیض پاؤ گے ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ضرور مسلمانوں میں خلافت جاری رہے گی بلکہ وعدہ فرمایا ہے جو بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہے اور اُن میں سے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ کامل اطاعت ہو۔ پہلی خلافتِ راشدہ کا تسلسل تبھی ٹوٹا تھا کہ مسلمان اطاعت سے باہر ہوئے۔ مسلمان حقیقی خلافت سے اُس وقت محروم کئے گئے جب وہ اطاعت سے باہر ہوئے۔ اطاعت سے باہر نکل کر بعض گروہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم اپنی بیعت کو بعض شرائط کے ساتھ مشروط کرتے ہیں جن میں ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت عثمان کی شہادت کا بدلہ لینا تھا یا بعض فتنہ پردازوں کی باتوں میں آ کر اطاعت سے باہر نکلنے والے بنے۔ باوجود اس کے کہ اُس وقت صحابہ بھی موجود تھے لیکن جب کامل اطاعت سے باہر نکلے تو خلافت سے محروم کر دیئے گئے۔ اور کیونکہ خلیفہ بنانے کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تو پھر اختلافات کے بعد، اطاعت سے نکلنے کے بعد خلیفہ بننے یا بنانے کی ان کی سب کوششیں ناکام ہوگئیں۔ اور خلافت نے ملوکیت کی شکل اختیار کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ جس طرح نظامِ خلافت پہلے اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا اس طرح جاری کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے پہلا نظامِ خلافت نبوت کی صورت میں جاری فرمایا تھا۔ اور پہلی قوموں میں نبی خود خدا تعالیٰ بھیجتا تھا۔ اب کیونکہ شریعت کامل ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت شرعی نبی ہیں اس لئے خلافتِ راشدہ کا اجراء فرما دیا جس کا ظاہری طور پر چناؤ کا طریق تو بیشک لوگوں کے ہاتھ میں رکھا لیکن اپنی فعلی شہادت اور تائیدات سے اللہ تعالیٰ نے اس خلافت کو اپنی پسند کی طرف منسوب فرمایا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آخری غلبہ اور کامل شریعت اسلام کے ذریعے سے ہی قائم فرمانی تھی اس لئے یہ پیشگوئی بھی فرما دی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ایک نبی مبعوث ہو گا جس کی تفصیل وَآخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعة: 4)۔ میں بیان فرما دی اور جس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر فرما دی کہ میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح و مہدی بھی ہیں، نبی بھی ہیں اور خاتم الخلفاء بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال کے بعد مومنین کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے پھر اس خلیفہ کو بھیجا جو اُمتی ہونے کی وجہ سے نبوت کا اعزاز پا کر پھر خلافت جاری کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

بقیہ صفحہ 4 پر

وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں

وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں
مرا علاج مرے چارہ گر کے پاس نہیں

تڑپ رہے ہیں زباں پر کئی سوال مگر
مرے لیے کوئی شایانِ التماس نہیں

ترے جلو میں بھی دل کانپ کانپ اٹھتا ہے
مرے مزاج کو آسودگی بھی راس نہیں

کبھی کبھی جو ترے قرب میں گزارے تھے
اب ان دنوں کا تصور بھی میرے پاس نہیں

گزر رہے ہیں عجب مرحلوں سے دیدہ و دل
سحر کی آس تو ہے زندگی کی آس نہیں

مجھے یہ ڈر ہے تری آرزو نہ مٹ جائے
بہت دنوں سے طبیعت مری اداس نہیں

ناصر کاظمی

آج کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسُبۡحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِيۡ

(بخاری کِتَابُ التَّهَجُّدِ بَابُ فَضۡلِ مَنۡ تَعَارَّ مِنَ اللَّيۡلِ فَصَلّٰى حدیث 1154)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ کی تسبیح و تحمید کی خوبصورت دعا ہے جسکا قبولیتِ دعا سے خاص تعلق ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر مندرجہ بالا کلمات پڑھکر دعا کرے تو خدا تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

درازئ عمر کا راز

سیرالیون کے شہر Bo کے قیام میں خدمت دین کرتے ہوئے اگر شام کو کوئی جماعتی پروگرام نہ ہوتا تو ہم پاکستانی ایک دو گھنٹے اکٹھے بیٹھ جاتے یا سیر وغیرہ کر لیتے۔ ایک دن مکرم پروفیسر عبدالسلام ظافر مربی ہاؤس میں آئے اور کہنے لگے کہ آئیں آج ڈاکٹر ادریس بنگورا کو مل کر آتے ہیں۔ (ڈاکٹر بنگورا ایک افریقن ڈاکٹر تھے۔موصی، متقی اور باعلم انسان تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب پڑھ رکھی تھیں۔ بعد میں نائب امیر کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نمائندگی میں سیرالیون کے دورہ کے دوران Masiaka Town میں واقع قطعہ موصیان میں آپ کی قبر پر خاکسار کو دُعا کرنے کا موقع میسر آیا) ان کے کلینک میں ملاقات کے دوران مکرم ظافر صاحب نے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ کے پاس کوئی ایسا نسخہ ہے جس کے استعمال سے انسان لمبی عمر پائے اور صحت مند رہے تو ڈاکٹر صاحب نے فوراً ہاں میں جواب دیتے ہوئے سورۃ الرعد کی آیت 18 کی تلاوت فرمائی اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ کہ جو مخلوق خدا کے لئے نفع رساں وجود بنتی ہے وہ زمین پر زیادہ دیر تک رہتی ہے۔

اس عنوان کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ہدیہ قارئین الفضل ہیں۔

- آپؑ فرماتے ہیں:

"ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو، لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے۔ وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18) یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں۔اُن کی عمر دراز ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو درازئ عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں کے لیے مفید ہیں۔ حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہیں۔اوّل خدا تعالیٰ کی عبادت۔ دوسرے بنی نوع سے ہمدردی۔لیکن یہاں یہ پہلو اس لیے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو میں اوّل مرتبہ خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔اس میں انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے۔ اُن کو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 92-93 ایڈیشن 2016ء)

- پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"جو لوگ دین کے لیے سچا خوش رکھتے ہیں۔اُن کی عمر بڑھائی جاوے گی اور حدیثوں میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھادی جاویں گی۔اس کے معنے یہی سمجھائے گئے ہیں کہ جو لوگ خادمِ دین ہوں گے اُن کی عمریں بڑھائی جاویں گی جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڑھے بیل کی مانند ہے۔کہ مالک جب چاہے اُسے ذبح کر ڈالے۔اور جو سچے دل سے خادم ہے۔وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے اور اس کی جان لینے میں خدا تعالیٰ کو تردد ہوتا ہے۔اس لیے فرمایا وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد: 18)"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 166-167 ایڈیشن 2016ء)

- مسیح موعود کے دور میں درازئ عمر کا راز بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"احادیث میں جو آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عمریں لمبی ہو جائیں گی۔اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ موت کا دروازہ بالکل بند ہو جاوے گا اور کوئی شخص نہیں مرے گا۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مالی، جانی نصرت میں اس کے مخلص احباب ہوں گے۔اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہوں گے۔اُن کی عمریں دراز کر دی جائیں گی۔اس واسطے کہ وہ لوگ نفع رساں وجود ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18)

یہ امر قانونِ قدرت کے موافق ہے کہ عمریں دراز کر دی جائیں گی۔اس زمانہ کو جو دراز کیا ہے یہ بھی اس کی رحمت ہے اور اس میں کوئی خاص مصلحت ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 223 ایڈیشن 2016ء)

- تعلیم و تربیت درازئ عمر کا گُر ہے۔

آپؑ نے فرمایا:

"یہ سچی بات ہے کہ اگر انسان توبۃ النصوح کر کے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے اور لوگوں کو نفع پہنچاوے تو عمر بڑھتی ہے اعلاء کلمۃ الاسلام کرتا رہے اور اس بات کی آرزو رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلے۔اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان مولوی ہو یا بہت بڑے علم کی ضرورت ہے بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے یہ ایک اصل ہے جو انسان کو نافع الناس بناتی ہے اور نافع الناس ہونا درازئ عمر کا اصل گُر ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 233-234 ایڈیشن 2016ء)

- درازئ عمر کے بارے میں خدا کا مجھے الہام ہوا۔

فرمایا:

"تیس سال کے قریب گذرے کہ مَیں ایک بار سخت بیمار ہوا۔ اور اس وقت مجھے الہام ہوا اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ۔اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھ سے خلق خدا کو کیا کیا فوائد پہنچنے والے ہیں لیکن اب ظاہر ہوا کہ ان فوائد اور منافع سے کیا مراد تھی۔غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔

جب اللہ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے، لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لیے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 235 ایڈیشن 2016ء)

- پھر آپؑ فرماتے ہیں:

"غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18) یہ بالکل سچ ہے عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا یہاں تک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے، لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آسکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے اور سمجھ لیتے ہیں کہ اگر اور نہیں تو دو چار روپیہ کو کھال ہی بک جائے گی اور گوشت بھی کام آجائے گا اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 611-612 ایڈیشن 1988ء)

- پھر فرماتے ہیں:

"میرے اپنے الہام میں بھی یہ ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں تپ سے سخت بیمار ہوا۔اس قدر شدید تپ مجھے چڑھی ہوئی تھی گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔اس اثنائے میں مجھے الہام ہوا۔ وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ، یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے بعض مخالفِ اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ اُن کا وجود بھی بعض رنگ میں مفید ہی ہوتا ہے۔دیکھو ابوجہل بدر کی جنگ تک زندہ رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نہ کرتے تو قرآن شریف کے

تیس سپارے کہاں سے آتے۔ جس کے وجود کو اللہ تعالیٰ مفید سمجھتا ہے اسے مہلت دیتا ہے۔ ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہیں۔ اور وہ مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے۔ اب اگر مہر علیشاہ اتنا شور نہ مچاتا تو نزول مسیح کیسے لکھا جاتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 107 ایڈیشن 2016ء)

- آپؑ اپنی درازی عمر کا اللہ سے وعدہ پانے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

"ایک بار میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکال رہا تھا۔ جس سے اس کا ہاتھ ورم کر گیا۔ آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اس نے معمولی بات سمجھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میں نے پنسل کو ناخن سے بنایا۔ دوسرے دن جب میں سیر کو گیا، تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا۔ میں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا۔ اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا۔ اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے، تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی، مگر اس کے لیے یہ ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے، تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔ ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18) ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے۔ حزقیاہ نبی کی کتاب میں بھی درج ہے۔ انسان بہت بڑے کام کے لیے بھیجا گیا ہے، لیکن جب وقت آتا ہے اور وہ اس کام کو پورا نہیں کرتا۔ تو خدا اس کا تمام کام کر دیتا ہے۔ خادم کو ہی دیکھ لو کہ جب وہ ٹھیک کام نہیں کرتا، تو آقا اس کو الگ کر دیتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس وجود کو کیوں کر قائم رکھے، جو اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 117 ایڈیشن 2016ء)

پھر فرمایا:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ (الرعد:18) پس جو شخص اپنے وجود کو نافع الناس بناویں گے ان کی عمریں خدا زیادہ کرے گا خدا تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کرو اور حقوق العباد کی بجاآوری پورے طور پر بجالانی چاہئیے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 124 ایڈیشن 2016ء)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بسا اوقات نیک اور صالح لوگ لمبی عمر نہیں پاتے اس کے جواب میں آپؑ فرماتے ہیں:

"اس جگہ ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض لوگ جو نیک اور برگزیدہ ہوتے ہیں چھوٹی عمر میں بھی اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور اس صورت میں گویا یہ قاعدہ اور اصل ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر یہ ایک غلطی اور دھوکا ہے دراصل ایسا نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا مگر ایک اور صورت پر درازی عمر کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زندگی کا اصل منشاء اور درازی عمر کی غایت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے۔ پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مرا ہے اور درازی عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے۔ اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

صحابہؓ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے 20، 22 برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اٹھے تھے اس لیے انھوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 236-237 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیدائش کے مقاصد پورے کرنے اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ: دربار خلافت ...... از صفحہ 2

کہ بیشک دینِ اسلام تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے لیکن خوف کو امن کی حالت میں بدلنے کے لئے کامل اطاعت کے ساتھ اور خلافت کے نظام کے ساتھ جُڑ کر ہی تم اس کا حقیقی فیض حاصل کر سکو گے اور یہ ضروری ہے۔ اور جو اس نظام سے جڑے رہیں گے اُن کے حق میں اس کے ذریعے سے ہر خوف کی حالت امن میں بدلتی چلی جائے گی اور اُن خلفاء کے ذریعے سے ہی غلبہ اسلام کے دن بھی قریب آتے چلے جائیں گے۔ لیکن یہاں یہ فرما دیا کہ خلیفۂ وقت اور خلافت سے منسلک ہونے والوں کا یہ کام ہے اور اُن کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف خالص ہو کر توجہ دینے والے بنیں۔ نمازوں کا قیام اور توحیدِ خالص کا قیام اور اس کے لئے کوشش اُن کو خلافت کے انعام سے فیضیاب کرتی رہے گی۔ اُن کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنے گا۔ اُن کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ اپنے انعامات سے انہیں نوازے گا۔ لیکن جو یہ سب دیکھ کر پھر بھی خلافتِ حقہ کے ساتھ منسلک نہیں ہوں گے، فرمایا وہ نافرمان ہیں۔ اُن کی نافرمانی کی سزا ملے گی۔ وہ اُن انعامات سے محروم ہوں گے جو مومنین کے ساتھ وابستہ ہیں۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں اور آج آپ عامۃ المسلمین کو دیکھ لیں کہ بے چینیوں نے انہیں گھیرا ہوا ہے اور غیروں کے دباؤ میں آ کر اتنی بے حسی طاری ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کو مروانے کے لئے مسلمان خود غیروں کی مدد حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُمت کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر اس تسلسل میں جو آخری آیت مَیں نے پڑھی ہے، اُس میں پھر تین باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور کامل اطاعت تا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماتے ہوئے اپنے انعام جاری رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو اپنے انعام کا سلسلہ جاری فرمایا ہے، اس سے فیض پانے کے لئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کا وعدہ کامل اطاعت کرنے والوں کے ساتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ کیونکہ کامل اطاعت کرنے والا وہی ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے اور اُس کی عبادت کرنے والا ہو۔ اور عبادت کرنے کے لئے بہترین ذریعہ جو ہمیں بتایا گیا وہ نمازوں کا قیام ہے۔ پس الٰہی جماعت کا حقیقی حصہ وہی بن سکتا ہے جو نمازوں کے قیام کی بھر پور کوشش کرتا ہو۔

نمازوں کے قیام کی ایک بڑی اعلیٰ تشریح اور وضاحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح فرمائی ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں امام خطبہ پڑھتا ہے اور نصائح کرتا ہے۔ اور خلیفہ وقت دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کی وقتاً فوقتاً اُٹھتی ہوئی اور پیدا ہوتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر نصائح کرتا ہے جس سے قومی وحدت اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ سب کا قبلہ ایک طرف رکھتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی اصل تصویر ہمارے سامنے ہے۔ اور جماعت احمدیہ میں یہ تصویر ہمیں نظر آتی ہے۔ جبکہ خلیفہ وقت کا خطبہ بیک وقت دنیا کے تمام کونوں میں سُنا جا رہا ہوتا ہے۔ اور مختلف مزاج اور ضروریات کے مطابق بات ہوتی ہے۔ میں جب خطبہ دیتا ہوں، جب نوٹس لیتا ہوں تو اُس وقت صرف آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، وہی مدّنظر نہیں ہوتے۔ بلکہ کوشش یہ ہوتی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کی جو مجھے رپورٹس آتی ہیں اُن کو سامنے رکھتے ہوئے کبھی زیادہ زور یورپ کے حالات کے مطابق خطبہ میں ہو۔ کبھی ایشیا کے کسی ملک کے حالات کے مطابق ہو یا عمومی طور پر اُن کے حالات کے مطابق ہو۔ کبھی افریقہ کے مطابق ہو۔ کبھی جزائر کے مطابق ہو۔ لیکن اسلام چونکہ ایک بین الاقوامی مذہب ہے اس لئے ہر بات جو بیان ہو رہی ہوتی ہے وہ ہر ملک اور ہر طبقے کے احمدیوں کے لئے نصیحت کا رنگ رکھتی ہے۔ چاہے کسی کو بھی مدّنظر رکھ کر بات کی جارہی ہو کچھ نہ کچھ پہلو اُن کے اپنے بھی اُس میں موجود ہوتے ہیں۔ مجھے خطبے کے بعد دنیا کے مختلف ممالک سے خط بھی آتے ہیں، روس کی ریاستوں کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں، افریقہ کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور دوسرے ممالک کے مقامی باشندوں کی طرف سے بھی آتے ہیں اور یہ اظہار ہوتا ہے کہ یوں لگتا ہے یہ خطبہ جیسے ہمارے لئے ہے۔ بہرحال اقامت صلوٰۃ کی ایک تشریح یہ بھی ہے جو خلافت کے ذریعہ سے آج دنیائے احمدیت میں جاری ہے۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2011ء)

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ افسر جلسہ گاہ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن

برکینا فاسو میں انتیس ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے الٰہی وعدوں کے مطابق 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تو پہلے جلسہ میں 75 افراد کی شمولیت سے لے کر آج دنیا کے کناروں تک ہر ملک میں جلسہ سالانہ کا انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

گزشتہ سال کورونا کی وبا کی وجہ سے ساری دنیا کی طرح برکینا فاسو میں بھی جماعتی تقریبات متاثر ہوئیں۔ برکینا فاسو میں اُن دنوں جلسہ کی تیاریاں آخری مراحل میں تھیں کہ ملک میں وبا کی وجہ سے اجتماعات پر پابندی لگ گئی۔ جلسہ ملتوی کرنا پڑا اور ایک تشنگی کا احساس باقی رہ گیا۔ گزشتہ کچھ ماہ سے حکومت نے عوامی اجتماعات منعقد کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ اسی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ نے 3، 4 اور 5 اپریل 2021ء کو اپنا 29واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ حکومت کی طرف سے اجازت بھی مل گئی اور جب ساری صورت حال کا جائزہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں راہنمائی کے لئے بھجوایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ٹھیک ہے کر لیں''

(خط از ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب یو۔ کے 3027-T-10/31S-02-21)

چنانچہ کورونا وبا سے بچنے کے لئے تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات

جلسہ سالانہ کے انعقاد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وسیع انتظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر کئی ماہ پہلے جلسہ کے انتظامات شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن امسال جلسہ کی تیاری کے لئے صرف پچاس دن تھے جو اتنے وسیع انتظامات کرنے کے حوالے سے بہت کم وقت تھا۔ جلسہ سالانہ کو کامیاب کرنے کے لیے سینکڑوں خدام و انصار و لجنہ و ناصرات نے دن رات محنت کی۔ اجازت ملنے کے بعد لگاتار جلسہ سالانہ کی میٹنگز منعقد ہوئیں اور کام کی رفتار کا جائزہ لیا جاتا رہا۔

وقارِ عمل

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں سب سے بڑا کام جلسہ گاہ کی تیاری، عارضی رہائش گاہ کا انتظام اور مہمان نوازی کے کام ہیں۔ اس سلسلہ میں جلسہ سے تین ہفتہ قبل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلباء نے وقار عمل شروع کر دیا۔ 62 کی تعداد میں طلباء اور جامعہ اسٹاف 40 ڈگری سے زائد دھوپ میں لگاتار تین ہفتوں تک وقار عمل کرتے رہے۔ اس کے لیے صبح 8 بجے کام کی تقسیم کی جاتی اور طلباء کو گروپس میں تقسیم کر کے کام کا آغاز کر دیا جاتا۔

بستان مہدی جو کہ جماعت احمدیہ کی ایک وسیع و عریض زمین ہے، میں ہر سال پانی کا مسئلہ رہتا تھا۔ اس کو حل کرنے کے لیے اس سال دو نئے بور ہول کیے گئے۔ یہ بور ہول بستان مہدی سے باہر کچھ فاصلے پر ہیں جہاں سے پائپ لائن بچھانے کے لیے کھدائی کی ضرورت تھی۔ پائپ لائن بچھانے کے لئے مجموعی طور پر ساڑھے آٹھ صد میٹرز لمبی اور ساٹھ سینٹی میٹرز گہری نالی کھودنے کی ضرورت تھی۔ سخت پتھریلی زمین میں یہ کام کرنا سخت محنت کا متقاضی تھا جسے عام طور پر پروفیشنل مزدور کرتے ہیں۔ لیکن جو مزدور ملے وہ منہ مانگی قیمت طے کرنے کے باوجود کام کی سختی دیکھ کر کام چھوڑ گئے۔

جلسہ قریب تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ہر صورت یہ کام کرنا ہی تھا۔ چنانچہ یہ بھاری ذمہ داری جامعہ نے اپنے ذمہ لی اور جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے باہمت نوجوانوں نے چار دن میں ہی یہ مشکل اور بظاہر ناممکن نظر آنے والا کام مکمل کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔

جلسہ گاہ اور رہائش گاہ کی تیاری

جلسہ گاہ، رہائش گاہ، کچن، دفاتر، نمائش، بازار، لجنہ جلسہ گاہ، لجنہ رہائش گاہ، ٹوائلٹس اور دیگر ضروریات کے عارضی انتظامات کرنے کی خاطر پائپ اور لکڑی کے ڈنڈے لگانے کے لئے تقریباً 550 گڑھے کھودے گئے۔ سخت زمین میں یہ بہت محنت طلب کام ہے لیکن اس کے کئے

بغیر چارہ بھی نہیں۔ یہ سارا کام جامعہ کے طلبہ نے وقار عمل کر کے مکمل کیا۔

جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش

بستان مہدی میں جلسہ کے لئے پختہ اسٹیج بنا ہوا ہے۔ جلسہ گاہ میں لوہے کے پائپ لگا دئے گئے ہیں تاہم کم و بیش دس ہزار افراد کے بیٹھنے کے لئے جلسہ گاہ کی تیاری ایک بڑا کام ہے۔ جلسہ گاہ کو کور کرنے کے لے موٹے کپڑے کی چھت لگائی جاتی ہے۔ تیز ہواؤں سے بچانے کے لئے کپڑے کی بھاری اور دسیوں میٹرز لمبی ایک ایک شیٹ کو مہارت اور محنت سے جوڑا جاتا ہے۔

اس دفعہ پہلی بار اسٹیج کو خاص طور پر خوبصورت پھولوں اور دلکش پودوں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش کے لئے 22 عدد بینرز استعمال ہوئے۔ جلسہ گاہ کے آخر پر لگایا گیا ایک بیس میٹرز لمبا بینر جس پر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' لکھا تھا، سب کی توجہ کا مرکز رہا۔

جلسہ کا پروگرام اور تقاریر کے تراجم

جلسہ کے پروگرام میں شامل ہر فرد کو خط اور فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔ کوشش کی گئی کہ تمام مقررین بروقت اپنی تقاریر جمع کروا دیں تا کہ تقاریر کے تراجم پہلے تیار کروا لئے جائیں۔ یہاں جلسہ پر مقامی زبانوں یعنی جولا، مورے، فُل فُل دے اور بیسا میں تراجم کرنے پڑتے ہیں۔ تمام تقاریر اور دروس کے تراجم جلسہ سے پہلے تیار کروا لئے گئے۔ متبادل مقررین کا انتظام بھی کیا گیا۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ سے دو دن قبل ڈیوٹی کے لئے چالیس خدام کا ایک وفد جلسہ گاہ پہنچ گیا تھا۔ جلسہ کے دیگر مہمان جمعہ 2 اپریل کی رات تک پہنچ گئے۔ 2 اپریل کو نماز جمعہ خاکسار (نعیم احمد باجوہ) نے پڑھائی۔ اسی روز شام 6 بجے مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے افسر جلسہ سالانہ کے ہمراہ انتظامات کا تفصیلی معائنہ کیا اور بعض ہدایات دیں۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد کھانا دیا گیا اور بعد

ازاں اسی روز کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنایا گیا۔

جلسہ کا پہلا روز ہفتہ 3 اپریل 2020ء

جلسہ سالانہ کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم حافظ آدم نمی صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبد الرزاق بغایا صاحب نے ''نماز کی اہمیت'' پر مورے اور جولا زبان میں درس دیا۔

پرچم کشائی و افتتاحی تقریب

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ حکومتی نمائندے مکرم Berthe Seydou صاحب مشیر برائے سوشل ڈائیلاگ نے برکینا فاسو کا جھنڈا بلند کیا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کے بعد فلک شگاف نعروں اور لا الہ الا اللہ کے ورد کے ساتھ مکرم امیر صاحب اور مہمانوں کا جلسہ گاہ میں استقبال کیا گیا۔

مکرم امیر صاحب برکینا فاسو کی صدارت میں افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ مکرم اسمو Fataou صاحب نے سورۃ النحل کی آیات 91 تا 97 کی تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ مکرم حافظ عطاء النعیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' خوبصورت آواز میں پڑھا۔

مکرم جیالو عبد الرحمٰن صاحب افسر جلسہ سالانہ نے حکومتی مہمانان کا تعارف کروایا۔ علاقے کے میئر کے نمائندے نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی مبارکباد دی۔ اسی طرح دیگر نمائندگان نے اپنا پیغام دیا۔ اور جماعتی کوششوں کو سراہا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عطاء الحبیب صاحب مربی سلسلہ نے ''قیام امن کے لئے انصاف اور صلح کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات کا بیان'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے افتتاحی تقریب سے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

دوسرا سیشن

جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز شام ساڑھے چار بجے، مکرم سوما نا احمد و صاحب نائب امیر اول کی صدارت میں ہوا۔ مکرم حافظ محمد بلال طارق صاحب نے سورۃ النور کی آیات نمبر 36 تا 38 کی تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر خوبصورت آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ'' ان الصحابة کلھم کذکا '' مکرم لقمان Tiendrebeogo صاحب اور مکرم Tchitou Adewale صاحب نے پیش کیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم عبد الحئی OUEDRAOGO صاحب نے ''اسلام کا تصور انصاف'' کے موضوع پر کی۔ پھر ایک نظم ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے'' مکرم قاسم سورے صاحب نے پیش کی۔ دوسری تقریر مکرم حسن جنگانی صاحب نے ''برکات خلافت'' کے موضوع پر کی۔ دونوں تقاریر کا تین زبانوں یعنی جولا، مورے اور فلفلدے میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ شام ساڑھے چھ بجے اس سیشن کا اختتام ہوا۔

مقامی زبانوں میں جلسہ کا انعقاد

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک خوبصورت ایونٹ چار مقامی زبانوں میں بیک وقت جلسہ کا انعقاد ہونا ہے۔ جلسہ کے دوسرے روز بعد نماز عشاء چار لوکل زبانوں جولا، مورے، فُل فُل دے اور بیسا میں الگ الگ جلسہ جات منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس طرح مختلف بولیاں بولنے والے مسیح پاک علیہ السلام کے یہ خوبصورت روحانی پرندے اپنی اپنی بولی میں علم و معرفت کی باتیں سنتے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ جب غیر از جماعت مہمان دیکھتے ہیں کہ جماعت کے علماء ان کی اپنی زبان میں ان تک پیغام حق پہنچا رہے ہیں تو ان علاقوں سے آنے والے یہ مہمان اس خوبصورت مجلس سے بہت محظوظ ہوتے ہیں

ہر مقامی زبان کے جلسہ کا ایک نگران مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ جولا کے مکرم حسن جنگانی صاحب، مورے کے مکرم ناصر اقبال صاحب فل فل دے کے مکرم شاکر مسلم صاحب اور بیسا زبان کے جلسہ کی نگرانی مکرم لقمان احمد فردوس صاحب نے کی۔ ان مقامی جلسوں میں درج ذیل تین تقاریر رکھی گئی تھیں جن کے بعد ہر زبان میں الگ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی:

1۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ

2۔صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

3۔جماعت کے مالی نظام کا تعارف، اہمیت اور برکات

جلسہ کا دوسرا روز 4، اپریل 2021ء

دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم امین بلوچ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محمد GANSORE صاحب نے ''اسلام میں صفائی کی اہمیت'' درس دیا۔

تیسرا سیشن

صبح ساڑھے نو بجے مکرم الحاج Ouedraogo بخاری صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ و صدر جماعت اواگا شہر کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابو بکر عمر صاحب طالبعلم جامعہ المبشرین نے کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ پھر مکرم صدیق Traoré صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ''یا قلبی اذکر احمدا'' فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر ''آنحضور ﷺ کی مذہبی رواداری'' کے موضوع پر مکرم ابو بکر SANOGO صاحب نے کی۔ پھر ایک نظم ''نو نہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' مکرم آدم Djigui صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار (نعیم احمد باجوہ) نے ''وقف کی اہمیت اور برکات'' کے موضوع پر فرنچ زبان میں تقریر کی۔ ان تقاریر کے تراجم تینوں زبانوں میں پیش کئے گئے۔

تقاریر کے بعد بعض مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور ان مہمانوں نے جلسہ کی مبارکباد کا پیغام دیا اور جماعت کی تنظیم کو سراہا۔ پہلے مہمان مکرم Ole Souleymane صاحب ممبر نیشنل اسمبلی تھے۔ اس کے بعد مکرم Kam Zangre صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سیشن کے اختتام پر نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم ابو بکر سانو گو صاحب نے رشتہ ناطہ کے متعلق بعض اعلانات کئے اور ہدایات دیں۔ نماز ظہر وعصر کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا سیشن

جلسہ کا چوتھا سیشن مکرم کابورے سلیمان صاحب نائب امیر دوم برکینا فاسو کی زیر صدارت شام ساڑھے چار بجے شروع ہوا۔ مکرم موسیٰ Mandé Nabi صاحب نے تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم Konaté عبد الحئی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ ''بك الحول یا قیوم یا منبع الهدیٰ'' پیش کیا۔ قصیدہ کا فرنچ ترجمہ مکرم شریف Tshitenge صاحب طالبعلم جامعۃ المبشرین نے پیش کیا۔

بعد ازاں بعض مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ جن میں پہلے مہمان مکرم Ousseni Ouedraogo صاحب وزیر برائے نیشنل ڈائیلاگ کے نمائندہ تھے۔ جبکہ دوسرے مہمان ''تحفظ سرکار'' کے نمائندہ مکرم Bandaogo صاحب تھے۔ ان مہمانوں نے جلسہ سالانہ کی مبارکباد دی اور جماعت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عبد الرزاق بغایا صاحب نے ''انی احافظ کل من فی الدار'' کے موضوع پر مورے زبان میں کی۔ اس اجلاس میں ایک معزز مہمان نے حاضرین جلسہ کے سامنے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ وہ مسلمانوں کے بعض فرقوں کی آپس میں لڑائی دیکھ کر اسلام سے متنفر ہو گئے تھے۔ گزشتہ دو دن سے وہ جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔ ان کے میزبان سمیت کسی نے انہیں مسلمان ہونے کے لئے نہیں کہا۔ لیکن میں آپ لوگوں کا نیک نمونہ دیکھ کر آج اپنی مرضی سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے۔ موصوف ایک پڑھے لکھے فرد ہیں۔ اور ایک ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔

اختتامی سیشن

جلسہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز 4 اپریل 2021ء کو رات 8 بجے مکرم و محترم امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم مرزا عطاء الرؤف صاحب نے تلاوت کی اور فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ مکرم عبد الوھاب Tangara صاحب نے خوبصورت آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ '' یا عین فیض اللہ والعرفان '' فرنچ ترجمہ کے ساتھ پیش کیا۔ اس وقت جلسہ گاہ کی عجیب کیفیت تھی۔ ہر دل سے عشق رسول ﷺ پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا۔ حاضرین جلسہ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے شمار درود و سلام بھیجا اور آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعائیں کیں جنہوں نے یہ خوبصورت کلام ہمیں عطا کیا۔

وفات شدگان کے لئے دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد دوران سال وفات پا جانے والے احباب کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس سیشن میں گزشتہ سال میں وفات پا جانے والے برکینا فاسو کے مرحومین کے ناموں کی فہرست افسر جلسہ گاہ نے پیش کی۔ اور احباب سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان مرحومین میں سے کاری جماعت کی ایک خاتون مکرمہ Ye Mariam صاحبہ بھی تھیں جنہوں نے جلسہ میں شامل ہونے کی نیت کی اور اپنا کرایہ بھی ادا کر دیا تھا لیکن اچانک وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے درجات بلند کرے۔

یادگاری شیلڈز

برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کے قیام کی خاطر غیر معمولی قربانی کرنے

والے دو ابتدائی احمدی بزرگ مکرم الحاج Ouedraogo جبریل صاحب اور مکرم الحاج سانفو قاسم صاحب کا تفصیلی تعارف حاضرین جلسہ کو کروایا گیا تا کہ نئی نسل ان بزرگوں کی قربانیوں کو یاد رکھے۔ اس موقع پر ان دونوں بزرگوں کو مکرم امیر جماعت برکینافاسو کی طرف سے یادگاری شیلڈز دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

تعلیمی اسناد

سال 2020ء کے آخر میں جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی پہلی کلاس فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں جا چکی ہے۔ جامعہ کی طرف سے ان طلبہ کی تقریب تقسیم اسناد اس وقت منعقد ہوگئی تھی۔ تاہم جماعت احمدیہ برکینافاسو نے اپنے مبلغین کے اعزاز اور دوسروں کو تحریص دلانے کی خاطر جلسہ کے موقع پر ان نئے مبلغین کو اسناد دیں۔

تقریب اسناد کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب برکینا فاسو نے اختتامی تقریر کی۔ رات سوا دس بجے دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد طلبہ جامعہ، خدام اور لجنہ کی طرف سے ترانے پیش کیے گئے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے گئے۔ یہ ایک روح پرور نظارہ تھا۔ سب کے چہرے خوشی سے بھرپور تھے۔ ان روح پرور یادوں کے ساتھ اس بھرپور جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی حاضری نو ہزار سے زائد رہی۔

سوموار 5، اپریل 2020ء

دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم Tidiane MAIGA نے ''رمضان کیسے گزارا جائے'' کے موضوع پر درس دیا۔ بعد ازاں تمام حاضرین کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد قافلہ در قافلہ مہمانوں کی واپسی شروع ہوئی۔ دوپہر تک تمام قافلے جلسہ کی خوبصورت یادیں دلوں میں سموئے اپنی منازل کی طرف روانہ ہو گئے۔

سوشل میڈیا سیل

جلسہ کی باقاعدہ ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی اور سوشل میڈیا پر بھی ساتھ ساتھ تصاویر شیئر ہوتی رہیں۔ فیس بک پر لائیو جلسہ نشر ہوتا رہا۔ اس طرح ہزاروں لوگوں نے دور رہتے ہوئے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

لجنہ کے لئے بڑی اسکرین کا اہتمام

جلسہ سالانہ میں ہر سال ایک مسئلہ رہتا تھا کہ لجنہ کی طرف ویڈیو لنک کیسے دیا جائے۔ اس سال سوچ و بچار کے بعد کرائے پر بڑی اسکرین حاصل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ یہ تجربہ کامیاب رہا اور لجنہ کی طرف بھی مردانہ جلسہ گاہ کی مکمل کارروائی براہ راست نشر ہوتی رہی۔ اس ویڈیو لنک کی وجہ سے خواتین اور بچوں نے زیادہ یکسوئی سے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی۔

دوران جلسہ کچن

برکینافاسو کے جلسہ کے موقع پر چھ سات لنگر خانے بیک وقت کام کرتے ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے خشک راشن، گیس، چولہے اور دیگیں وغیرہ جلسہ گاہ کی انتظامیہ کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں جبکہ ایک ہی وسیع احاطے میں الگ الگ لنگر خانے جاری کر کے ریجن اپنا اپنا کھانا خود بناتے ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ کھانا جلد بن جاتا اور جلد تقسیم ہو جاتا ہے۔ دوسرے ہر ریجن کی ضیافت کی ٹیمیں تیار ہو گئی ہیں جو اپنے اپنے ریجن کو کھانا بہم پہنچاتی ہیں۔

آب رسانی

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر پانی کی قلت کا سامنا رہتا تھا۔ الحمد اللہ اس بار خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے بستان مہدی کے قریب سے ہی پانی نکل آیا اور جلسہ سے قبل مکمل سیٹ اپ بھی تیار ہو گیا جس سے پہلی بار جلسہ پر پانی کی کوئی قلت اور مشکل پیش نہیں آئی۔ پینے کے پانی کے لئے پلاسٹک کی تھیلیوں میں بند پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک مخلص احمدی ساوادو گو سلیمان صاحب صدر جماعت ''کایا'' نے پانی کے بیس ہزار ساشے، جن کی قیمت دو لاکھ فرانک بنتی ہے، مہیا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ریڈیو جلسہ

جلسہ گاہ بستان مہدی میں ریڈیو جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایف ایم ریڈیو کے ذریعہ جلسہ کی تینوں دن کی تمام تر کارروائی براہ راست نشر ہوتی رہی۔ اس ریڈیو کی رینج بیس کلومیٹر تھی۔ اس طرح جلسہ گاہ اور ارد گرد کے لوگ ریڈیو پر جلسہ سنتے رہے۔ کورونا کی وجہ سے باہمی فاصلہ رکھنے میں بھی ریڈیو جلسہ بہت مدد رہا۔ لوگ جلسہ گاہ کے پنڈال سے باہر اور اپنی رہائش گاہ پر بھی جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی ٹرانسپورٹ اور احباب کی قربانی

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تمام احباب اپنی طرف سے کرایہ خرچ کر کے آتے ہیں۔ جماعتی انتظام کے تحت کسی کو کرایہ نہیں دیا جاتا۔ لوگ سارا سال جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے رقم جمع کرتے ہیں بعض علاقوں سے انیس ہزار فرانک (چونتیس ڈالرز) فی کس کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ غریب ملک کے باسیوں کے لئے یہ بہت بڑی قربانی ہے۔

میڈیکل کیمپ اور کورونا کٹ کی فراہمی

جلسہ کے موقع پر عارضی ڈسپنسری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال اس ڈسپنسری کے ساتھ ساتھ کورونا کی وبا کے پیش نظر تمام شاملین جلسہ کو فیس ماسک مہیا کیے گئے۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں ہر پوائنٹ پر ہینڈ سینیٹائزر کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ ریجن سے قافلوں کی روانگی سے قبل بھی ہر فرد واحد کو فیس ماسک اور ہینڈ سینیٹائزر میسر کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں بار بار اعلانات کے ذریعہ لوگوں کو حفاظتی اقدامات کی طرف توجہ دلائی گئی۔ Covid-19 کے حوالے سے ایک الگ ٹیم بنائی گئی جو حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانے میں مدد رہی۔

بازار

جلسہ کے موقع پر بازار بھی لگایا گیا جس میں پچاس سے زائد دکانیں لگیں۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران میں بازار بند رہتا۔ دوسرے اوقات میں شاملین جلسہ اپنی ضروریات کی چیزیں خریدتے رہے۔

نظم و ضبط

اس سال نظم و ضبط کے شعبہ نے بھی مثالی کام کیا اور نظم و ضبط غیر معمولی طور پر بہتر رہا۔ احباب نے مکمل یکسوئی اور خاموشی سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ تمام پروگرام بروقت شروع ہوئے اور بروقت اختتام پذیر ہوئے۔ کچن، سیکورٹی، اور دیگر شعبوں نے اپنے اپنے فرائض خوبصورتی سے ادا کئے۔

مذہبی ڈائیلاگ فورم

جلسہ سالانہ برکینا فاسو کا ایک اہم پروگرام ''فورم'' کا انعقاد ہے۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز رات کو برکینا فاسو کے احمدی طلبہ کی تنظیم ''FEEMAB'' اس کا اہتمام کرتی ہے۔ اس سال اس فورم میں ڈائیلاگ کے لئے یہ عنوان رکھا گیا تھا۔ ''برکینا فاسو میں پائیدار امن اور انصاف کے قیام کے لئے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے''

اس مکالمے میں گفتگو کرنے کے لئے تین جماعتوں کے نمائندگان ''ایسوسی ایشن برائے قیام امن و باہمی مکالمہ'' ۲۔ راحیلیا موومنٹ اور ۳۔ جماعت احمدیہ نے حصہ لیا۔ بعد میں حاضرین نے مقررین سے سوالات کئے۔ فورم میں ۸۶ مرد اور ۳۰ خواتین کل ۱۱۶ افراد نے شمولیت اختیار کی۔

نمائش

جلسہ کے موقع پر ایک خوبصورت نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ نمائش میں قرآن مجید کے تراجم، خلفائے کرام کی تصاویر، ارشادات، آنحضور ﷺ کے تبرکات کا عکس، حضرت مسیح موعودؑ کے تبرکات کا عکس، متفرق زبانوں میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی تھی۔ جلسہ کے مہمانوں نے اس نمائش کو بہت سراہا۔

وائنڈنگ اپ

جلسہ سالانہ کے بعد ایک بہت بڑا کام ''وائنڈنگ اپ'' کا تھا۔ اس کے لئے پہلے دن خدام کی ایک ٹیم اور بعد ازاں ایک ہفتے تک طلبہ جامعہ نے مسلسل وقار عمل کر کے تمام سامان حفاظت سے اسٹورز میں رکھا۔

جلسہ سالانہ برکینافاسو کے انتظامات کرنے میں جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلبہ کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ اس سال بھی جامعہ کے طلبہ نے عظیم الشان نمونہ قائم کیا اور بےلوث ہو کر تمام کام کرتے رہے۔ کبھی کسی کے چہرہ پر شکن نہیں آئی بلکہ پوری لگن کے ساتھ تمام ذمہ داریاں سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ اور جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

جلسہ کے متعلق بعض تاثرات

مکرم حافظ عطاء النعیم صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ کے خوبصورت اختتامی لمحات پر اپنے تاثرات کا بلا ساختہ اظہار یوں کیا:

''جلسہ کے ان خوبصورت اختتامی لمحات نے مجھے سارے سال کے لئے توانائی فراہم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔''

مکرم Dabone خالد صاحب لکھتے ہیں: ''الحمد للہ اس سال کا جلسہ غیر معمولی طور پر کامیاب جلسہ رہا''

مکرم Bapina Moumouni صاحب لکھتے: ''اس جلسہ کی کامیابی کی مبارکباد جامعۃ المبشرین کے طلبہ اور ان کے پرنسپل صاحب کے لئے ہے جنہوں نے جلسہ سے پہلے اور جلسہ کے بعد غیرمعمولی کام کر کے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ اللہ انہیں بہترین جزا دے۔''

مکرم جیالو محمود صاحب لکھتے ہیں: ''میری رائے میں جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے اختتامی لمحات اس سے پہلے کبھی اتنے کامیاب اور اتنے جذباتی نہیں رہے جتنے اس سال تھے۔ الحمد للہ ہماری جماعت میچور ہو رہی ہے اور اس میں انتظامات کی صلاحیت مضبوط تر ہو رہی ہے۔ جامعۃ البشرین برکینا فاسو خدا تعالیٰ کے غیرمعمولی افضال میں سے ایک ہے۔''

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن

رپورٹ بابت نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ سینیگال 2021

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہر لحظہ ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہے۔ اور اس طرح انتظامی وتنظیمی طور پر بھی ہر ملک میں تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کے ذریعہ ممبران کی تعلیم و تربیت کر کے ان کو قوم وملت کے لئے بہتر شہری بنانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اسی پس منظر میں ہر ملک میں جماعتی طور پر جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوتے ہیں۔ اور تنظیمی طور پر اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

امسال سینیگال میں کورونا کی پابندیوں میں نرمی کے بعد جب دیگر سرگرمیوں کا آغاز ہوا تو حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مؤرخہ 3اور 4 اپریل 2021 کو ڈاکار ، سینیگال میں نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ سینیگال کا انعقاد کیا گیا۔

مؤرخہ 2 اپریل کو ہی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات قافلوں کی صورت میں نیشنل ہیڈ کوارٹر ڈاکار میں پہنچنا شروع ہو چکی تھیں۔ اگلے روز مؤرخہ 3 اپریل کو نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں نماز فجر کے بعد لوکل زبان میں درس دیا گیا۔ اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اجتماع گاہ کی تیاری میں مصروف ہوگئیں۔ بعد دوپہر نیشنل صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں تمام ممبرات نے کھڑے ہو کر لجنہ کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ نے انتظامی ہدایات دیں ۔ صدر صاحبہ لجنہ کی درخواست پر مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت سینیگال نے اجتماعات کی اہمیت و مقاصد اور باہمی تعاون پر اسلامی تعلیمات کی رو سے لجنہ کو نصائح کیں۔ دعا کے بعد افتتاحی تقریب ختم ہوئی۔

ازاں بعد لجنہ و ناصرات کے مابین 8 ورزشی مقابلہ جات ہوئے جو نماز مغرب تک جاری رہے۔ ورزشی مقابلہ جات میں 100 میٹر دوڑ، ایک ٹانگ دوڑ ، رسہ کشی، تین ٹانگ دوڑ، لانگ جمپ، وغیرہ شامل تھے۔ تمام ممبرات نے بڑھ چڑھ کر مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد ناصرات میں علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جو رات 11 بجے تک جاری رہے۔

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد ، نماز فجر اور درس القرآن سے ہوا۔ ناشتہ کے بعد لجنہ کے درمیان علمی مقابلہ جات ہوئے جو دوپہر گیارہ بجے تک جاری رہے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم ، نظم ، حفظ قرآن ، حفظ ادعیہ ، حفظ قصیدہ، دینی معلومات ، وغیرہ شامل تھے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد ممبرات کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سینیگال کی زیر صدارت اختتامی تقریب میں صدر صاحبہ لجنہ نے ورزشی وعلمی مقابلہ جات میں اول دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے ۔ آخر میں اپنے اختتامی خطاب میں صدر صاحبہ لجنہ نے ممبرات کو لجنہ کی تنظیمی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی نصیحت کی ۔ نیز ان کو مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی ۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ سینیگال میں سینیگال کے 9 ریجنز سے 151 ممبرات شامل ہوئیں ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سرگرمیوں کو افراد جماعت کے ایمان و ایقان میں مضبوطی کا موجب بنائے ۔ اور دین اور ملک کے لئے مفید وجود بنیں۔

آمین

نماز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اہمیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرما دی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں ۔‘‘ آجکل کے بعض کاروباری بھی یہی بہانے کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ ’’مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا‘‘ کہ صاف ہیں کہ نہیں۔ ’’اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے۔‘‘ دو بہانے ہیں، ایک کیونکہ جانور پالنے والے ہیں اس لئے پتہ نہیں کپڑے صاف بھی ہیں کہ نہیں اور نماز کے لئے حکم ہے کہ صاف کپڑے پہنو اور دوسرے کاروبار بھی ہے۔ دونوں صورتوں کی وجہ سے وقت نہیں ملتا۔ ’’تو آپؐ نے (آنحضرت ﷺ نے) اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسؤل کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے‘‘ یعنی جس سے مانگا جا رہا ہے، اس کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ ’’اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اس کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت، اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔‘‘

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے، اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرتِ کفار ہے بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 189 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ 22/ فروری 2008ء)

19مئی 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:16	18:54
مدینہ منورہ	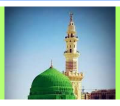	04:09	19:00
قادیان		03:55	19:21
ربوہ		03:35	19:01
اسلام آباد ٹلفورڈ	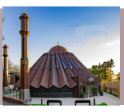	03:37	20:53